مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ

عطاالحق قاسمی
کالم نگار روزنامہ جنگ

مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کو اپنے علم وتقویٰ کے حوالے سے قرونِ اولیٰ کے علماء وصلحاء کی نشانی قرار دیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے قیام پاکستان کے بعد نیلا گنبد لاہور میں جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی اور آج یہ دینی مدرسہ ایک بڑے دارالعلوم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن اشرفی، اسی بطل جلیل کے فرزند تھے۔ علم وعمل کے حوالے سے ان کا مقام ومرتبہ وہ تو نہیں تھا جو ان کے والد ماجدؒ کا تھا لیکن اس شاخ پر بھی وہ پھول کھلے تھے جن سے حضرت مفتی صاحبؒ کی مہک آتی تھی۔

جامعہ اشرفیہ لاہور، خیر المدارس ملتان، جامعہ دارالعلوم کراچی، مدرسہ دارالعلوم فیصل آباد، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ وغیرہ دیوبندی مسلک کے حامل ان مدارس کی نمائندگی کرتے ہیں، جنہوں نے فتنہ وفساد کی جگہ ہمیشہ امن وآشتی کی تبلیغ کی، اتحاد بین المسلمین کے پرچارک رہے اور بم بارود کی بجائے دم درود ان کا وظیفہ رہا۔

اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس مکتبہ فکر کے بزرگوں کا تعلق علمائے دیوبند کی اس شاخ سے تھا، جنہوں نے قیام پاکستان کی بھرپور حمایت کی تھی، چنانچہ انہوں نے پاکستان کو مسجد ہی کی طرح متبرک سمجھا اور بم بارود کے ''کھیل'' میں ملوث ہو کر اس کی بے حرمتی بھی نہیں ہونے دی۔ یہی معاملہ اہل سنت والجماعت کے بریلوی مسلک کے بزرگوں اور ان کے قائم کردہ مدارس کا ہے۔ ان مدارس سے ہمیشہ پاکستان کے مسلمانوں کو ٹھنڈی ہوا ہی آتی رہی۔ ہماری دینی فضا کو مسموم کرنے والے لوگ اور ہیں اور ان میں سے زیادہ تر کا تعلق اسی مکتب فکر سے ہے جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی۔

مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ انہی علماء میں سے تھے جو ہمیشہ محبت کی زبان بولتے تھے۔ ان کے ہزاروں شاگرد پاکستان بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور اپنے استاد کے مشن کو آگے بڑھانے میں مشغول ہیں۔ حضرت مولاناؒ سے گاہے گاہے میری ملاقات رہتی تھی۔ خوبصورت خدوخال کے مالک مولاناؒ کے چہرے پر زاہدانِ خشک کی طرح کبھی تیوریاں نہیں دیکھیں،

ان کے چہرے پر ہمیشہ ایک دلآویز مسکراہٹ روشن رہتی تھی۔ وہ بہت بذلہ سنج بھی تھے اور نکتہ رس بھی۔ ہماری فقہ میں ''تاویل'' کی گنجائش موجود ہے، جو دنیا کے ہر قانون میں انٹرپٹیشن کی صورت میں کسی ''گرے ایریا'' میں کام آتی ہے۔ مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ اسلامی قوانین کے شناور کے طور پر اس میں اتنی مہارت رکھتے تھے کہ دوستوں کے حلقے میں انہیں ''امام تاویل'' کہا جاتا تھا۔

مولانا کی وفات جہاں پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ایک عظیم نقصان ہے وہاں اس کی حیثیت میرے اور میرے خاندان کے لئے ایک ذاتی صدمے کی بھی ہے، کیونکہ حضرت مفتی صاحبؒ اور ان کے صاحبزادگان مولانا عبیداللہ (مہتمم مدرسہ) مولانا فضل الرحیم اور مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ کے ساتھ ہمارے خاندانی روابط ہیں۔ مفتی محمد حسنؒ میرے دادا مفتی غلام مصطفیٰ قاسمیؒ اور میرے والد مولانا بہاء الحق قاسمی، مفتی محمد حسن صاحبؒ کے شاگرد تھے۔ لاہور میں جامعہ اشرفیہ کے سالانہ اجتماع کے انتظام وانصرام کے نگران والد ماجدؒ ہوتے تھے اور شہر میں تانگے پر بیٹھ کر لاؤڈ اسپیکر پر جلسے کا اعلان میں اور میرے مرحوم بھائی ضیاء الحق قاسمی کیا کرتے تھے۔

1953ء کی اینٹی قادیانی مومنٹ میں میرے والدؒ کو مسجد وزیر خان سے دوسرے علمائے کرام کے ساتھ گرفتار کرلیا گیا اور شاہی قلعہ میں والد ماجد کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ہمیں کئی ماہ تک والد صاحبؒ کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی کہ وہ کہاں ہیں، کس حال میں ہیں، زندہ ہیں یا شہید کردیئے گئے ہیں، ہم لوگ امرتسر سے لٹے پٹے آئے تھے اور وزیر آباد میں مقیم تھے۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ ابتلاء کے ان مہینوں میں مفتی محمد حسنؒ (اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو اپنے نور سے روشن رکھے) ہماری ضروریات کا خیال رکھتے رہے۔ مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ اسی بطل جلیل کے قابل فخر فرزند تھے۔

مجھے اس بات کا بے حد قلق ہے کہ نمازِ جنازہ میں بے پناہ رش کی وجہ سے میں ان کا آخری دیدار نہیں کرسکا، تاہم مجھے یقین ہے اس روز ان کا چہرہ پہلے سے زیادہ روشن ہوگا۔

☆......☆......☆

نسخ شریعتوں میں ہوتا ہے، بعد کی شریعت سابقہ شریعت کو منسوخ کرتی ہے، البتہ دین تمام نبیوں کا ایک ہے، کیوں کہ دین عقائد کا نام ہے اور عقائد بدلتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ہیں، ہیں۔ اللہ تعالیٰ صفاتِ کمالیہ کے ساتھ متصف ہیں، ہیں۔ اللہ نقائص سے پاک ہیں، ہیں۔ ان میں کیا تبدیلی آسکتی ہے؟ ملائکہ واقعی مخلوق ہیں، قیامت آنی ہے، مر کر دوبارہ زندہ ہونا ہے، یہ سب عقائد ہیں جن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی، اسی لیے قرآن میں ہے: ﴿إن الدين عند الله الاسلام﴾ آدم علیہ السلام سے خاتم النبیین ﷺ تک دین ایک ہے، یہی دین ہمیشہ نازل ہوا ہے، اسی پر جینا ہے اور اسی کو لے کر آخرت میں جانا ہے۔ لیکن شریعتیں مختلف رہی ہیں، کیوں کہ ان میں قوموں کے حالات کا لحاظ کیا گیا ہے، جیسے: آدم علیہ السلام کی شریعت میں بہن سے نکاح حلال تھا، کیوں کہ اس وقت بہن کے علاوہ کوئی اور عورت تھی ہی نہیں...... بہر حال شریعتوں میں چونکہ احوال زمانہ کا لحاظ کیا گیا ہے، اس لیے شریعتوں میں نسخ ہوا ہے۔